© rasailojaraid.com

جامعہ کے لیل ونہار

پیغام پاکستان سیمینار کا انعقاد

☆ زیر صدارت حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

☆ مہمان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الحق صاحب
ڈی جی ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد

30 ستمبر 2018ء بروز اتوار جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں پیغام پاکستان سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں صدارتی خطبہ علامہ پروفیسر ساجد میر نے ارشاد فرمایا۔ جبکہ کلیدی خطاب پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الحق نے کیا۔ ذیل میں اس کی تفصیلی رپورٹ پیش کر رہے ہیں۔

صدارتی خطبہ پروفیسر علامہ ساجد میر صاحب۔ صدر وفاق المدارس السلفیہ

حمد وصلاۃ کے بعد آپ نے سورۃ النحل آیت نمبر 112 کی تلاوت کی ’ضرب اللہ مثلا قریۃ کانت امنۃ مطمئنۃ یاتیھا رزقھا رغدا من کل مکان فکفرت بانعم اللہ فاذا قھا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون

امن قوم ملت اور تمام انسانوں کی بنیادی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال کے ذریعے امن کی اہمیت بیان کی اور فرمایا کہ ایک بستی ایسی تھی جو امن وسلامتی کے ساتھ زندگی بسر کر رہے تھے اور انہیں ہر طرف سے سہولت کے ساتھ رزق ملتا تھا۔ لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی جس کے نتیجہ میں ان پر دو عذاب مسلط کیے ایک بدامنی اور دوسرا عذاب ’بھوک۔

ہم عالم الاسباب میں رہتے ہیں۔ اسباب کے ذریعے معاملات حل ہوتے ہیں لیکن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللہ تعالیٰ اسباب کا محتاج نہیں۔ اسباب مادی اور روحانی ہوتے ہیں۔قرآن حکیم نے ان دونوں کو بیان کیا ہے۔ پاکستان بناتے ہوئے ہم نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا۔ کہ اسے اسلامی مملکت بنائیں گے۔لیکن اس کے قیام کے بعد یہ وعدہ نہ صرف بھول گئے بلکہ بعض حکومتوں نے اسے مزید ددر کر دیا۔ یہی سبب ہے کہ ہم اللہ کی گرفت میں آئے ہیں۔اور وطن عزیز میں خوف' بدامنی کی فضا قائم ہوئی جگہ جگہ فتنہ وفساد نے سر اٹھایا۔اور ایک مدت تک پوری قوم نے یہ مصیبت دیکھی۔ چند سال قبل تک یہ صورت حال تھی کہ لوگ گھروں سے نکلنے سے گھبراتے تھے۔

اب اگرچہ حالات بدل گئے۔اور بہتری آئی ہے۔خوف کی فضا ختم ہوئی ۔ پاکستان امن کا گہوارہ بنانے میں ریاست کا کردار نمایاں ہے۔اس نے اپنے اداروں کے ذریعے یہ کام لیا۔خصوصاً افواج پاکستان کا اس میں بڑا حصہ ہے۔ جنہوں نے سیکورٹی ایجنسیوں کے ذریعے دہشت گردوں اور تخریب کاروں کے عزائم کو خاک میں ملایا۔اس میں ریاست نے یہ فلسفہ دیا کہ ہم امن وسلامتی کی حفاظت کے لیے اگر جان بھی دیں گے تو یہ شہادت ہوگی لہٰذا اس فلسفے کے تحت افواج پاکستان کے افسران اور سپاہیوں نے بے دریغ مقابلہ کیا اور اپنی قربانیاں پیش کیں جس کی بدولت آج ہم پرسکون زندگی بسر کر رہے ہیں جس کے لیے ہم افواج پاکستان کے کردار کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

دہشت گردوں نے خودکش حملے کرنے والوں کو یہ فلسفہ دیا کہ بظاہر یہ مسلمان ملک ہے لیکن ان کا نظام کفریہ ہے۔لہٰذا ان کے خلاف اسلحہ اٹھانا اور انہیں قتل کرنا نہ صرف کار ثواب بلکہ جنت کا راستہ ہے۔انہوں نے بچوں کو اغواء کر کے ان کے دل ودماغ میں یہ نقوش چھوڑے غلط اور کفریہ فکر منتقل کی بچوں کے ذہن کو بدلنا نہایت آسان ہے۔ کیونکہ وہ ایک صاف لوح کی طرح ہے لہٰذا ان تخریب کاروں نے اپنے بیانیے سے نوجوانوں کو متاثر کیا۔

اس فتنہ وفساد کا موثر مقابلہ اس وقت تک ممکن نہ تھا جب تک کہ اسی طرح کا فلسفہ اور بیانیہ ان کے سامنے نہ رکھا جائے جس سے اسلام کی حقیقی روح اور فلسفہ شہادت کی اصل حقیقت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بیان نہ کر دی جائے۔

لہٰذا مقام شکر ہے کہ پاکستان میں موجود تمام وفاق اور تنظیمات مدارس کے ممتاز قائدین اور دیگر جید علماء کرام نے اس اہمیت وضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اتفاق رائے سے ایسا بیانیہ تیار کیا۔ جس نے اس خلا کو پر کیا جس کی اشد ضرورت تھی۔ اس بیانیے سے جہاں دہشت گردوں کے بیانیے شکست ہوئی اور لوگوں کے سامنے ایک صحیح تصویر آئی وہاں اس کا دوسرا پہلو یہ بھی سامنے آیا کہ پاکستان میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا ہوئی اور اتحاد واتفاق کا شاندار مظہر سامنے آیا۔ یہ ایک عمدہ کوشش ہے جو کہ لائق تحسین ہے۔

فوج کا کردار بھی بہت عمدہ رہا۔ اس کے ذریعے لوگوں کو تحفظ ملا۔ اور انہوں نے قومی بیانیہ میں رنگ بھرنے کے لیے بہت موثر کردار ادا کیا اور تخریب کاروں کا آخری مورچے تک پیچھا کیا۔

جناب صدر نے مزید کہا کہ اختلافات زندگی کے ہر شعبے میں ہے لیکن اختلاف کو اختلاف تک رکھیں اسے مخالفت اور عداوت تک نہیں لے جانا چاہیے۔ علمی اور دلائل کے ساتھ اختلاف کو ہمیشہ بنظر تحسین دیکھا گیا۔ لیکن اس اختلاف کو کوچہ وبازار میں لے جانا کسی طرح عقل مندی نہیں اس سے نفرت' توہین کے پہلو جنم لیتے ہیں۔

''پیغام پاکستان'' فرقہ واریت کے خاتمے اور قوم میں وحدت پیدا کرنے کی ایک کوشش ہے۔ لہٰذا کی زیادہ سے زیادہ اس کی تشہیر کرنی چاہیے۔ علماء کرام ہمارے نمائندہ ہیں یہ دین کی اشاعت کا کام کر رہے ہیں۔ انہیں چاہیے اپنے اجتماعات میں ہم آہنگی باہمی اتحاد کی بات کریں اور اس کی اشاعت بھی! انہیں چاہیے کہ اپنے مقتدیوں سامعین اور حلقہ احباب میں اس کا پرچار کریں۔ اس کو پڑھیں اور اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ اس فکر کو عام کریں۔ انہوں نے آخر میں فرمایا۔ اچھی زندگی کے لیے امن کی ضرورت ہے۔ پرامن بقائے باہمی کی ضرورت ہے۔ تمام شعبہ ہائے زندگی میں ترقی امن سے ہی آسکتی ہے۔ تعلیم سے قومیں بنتی ہیں۔ ہمارا اہم مسئلہ روزگار ہے اور امن کے بغیر یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ہم سب کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الحق:۔انہوں نے اپنے خطاب میں جامعہ سلفیہ کی حسن کارکردگی پر خراج تحسین پیش کیا۔

اور کہا کہ جامعہ سلفیہ پاکستان کی ان جامعات میں سے ایک ہے جس نے فرقہ واریت سے ہٹ کر قرآن و حدیث کے منہج کے مطابق ایسے فضلاء تیار کیے جو دین و دنیا میں کامیاب کردار ادا کر رہے۔ان کی فہرست میں بڑے بڑے لوگ شامل ہیں۔وفاق المدارس السلفیہ کا منہج ایسا ہے جس پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ میں نے ابھی جامعہ کا وزٹ کیا۔بے حد متاثر ہوا۔ہر چیز بہت مرتب اور صاف و شفاف ہے۔طلبہ کی تربیت کا یہ نادر مرحلہ ہے۔جیسا کہ جاپان میں حکومت بچوں کے ذریعے صفائی کا اہتمام کرتی ہے۔اور کروڑوں روپے ماہانہ بچا کر بچوں کی بہبود پر خرچ کیے جاتے ہیں۔ہم بھی سکولز کی تعلیم کے دوران یہ کام کرتے تھے۔لیکن آج جامعہ سلفیہ میں آ کر دیکھا تو ہمیں بے حد خوشی ہوئی۔اور روحانیت کا احساس ہوا۔ایسے محسوس ہوا جیسے آرمی کے اداروں میں ہوتا ہے۔یہی اسلام کی اصل تعلیم ہے۔اس لیے کہ تعلیم محض کتابوں میں نہیں۔بلکہ تعلیم تربیت میں ہے۔انہوں نے کہا کہ جامعہ کے طلبہ میں مولانا یاسین ظفر اور مولانا یونس کا ریفلکش ہے۔

اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ تشکیل پاکستان اور تعمیر پاکستان میں علماء کا کردار بڑا نمایاں ہے اس میں دورائے نہیں۔ان علماء کرام نے پاکستان کے ساتھ وفاداری کی ہے اور اس کی تعمیر و ترقی میں کردار ادا کیا ہے۔

انہوں نے پاکستان کے مجموعی حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔کہ مادی اعتبار سے پاکستان نے ہمیں بہت کچھ دیا۔تمام تر چیلنجز کے باوجود پاکستان کے حالات بہت اچھے ہیں یہاں کوئی بھوکا نہیں ہے۔آپ پڑوسی ملک انڈیا کے حالات دیکھیں صرف دھلی کے فٹ پاتھوں سے تین نسلوں سے لوگ رہ رہے ہیں دہلی ائیرپورٹ سے باہر نکلیں تو تعفن اور بدبو آتی ہے۔اس کے مقابلے میں پاکستان کے شہر قصبے دیہات گلی محلے بہت اچھے ہیں۔طلبہ کے حالات ان کی ضرورت ان کا رہن سہن ان کے مقابلے میں بہت بہتر ہے ذرائع آمد ورفت اچھے ہیں روپے کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قدر کم ہونے کے باوجود تنخواہیں اچھی ہیں۔

پاکستان محض دنیاوی سہولتوں کے لیے نہیں بلکہ عظیم الشان اسلامی تہذیب وتمدن کے لیے بنا ہے۔کینیڈا کے ایک پروفیسر جو کہ اسلامک ریسرچ ہیں نے کہا کہ نظریہ پاکستان کے لیے جدوجہد میں پاکستان کامیاب ہے۔خوانخواستہ اگر ناکام ہوا تو یہ اسلام کی ناکامی ہوگی۔

پاکستان کو عام ملک سے نہیں دیکھنا چاہیے۔ایک نظریاتی ملک ہے اور اس کے عوام بہت باصلاحیت ہیں۔یہ صحیح ہے کہ جہاں صحیح قیادت کا فقدان ہے اور دیگر کئی مشکلات ہیں جس کی وجہ سے وہ ہدف حاصل نہیں ہورہا۔جس کے لیے یہ ملک بنا تھا۔

نہ جانے کون دعا کرتا ہے
میں ڈوبتا ہوں تو سمندر اچھال دیتا ہے

آپ نے بتایا کہ عرب کو اپنے بیانیے پر فخر تھا مسلمانوں کا بیانیہ کتاب وسنت پر مبنی ہے۔ جس پر بجا طور پر ہم فخر کرسکتے ہیں اور اس میں امن وسلامتی کا ابدی پیغام ہے جو ہر علاقے اور زمانے میں امن کی ضمانت ہے۔آپ نے کہا کہ دو سوال بہت اہم ہیں کیا؟ اور کیوں؟ ''کیا'' سائنس میں ہے۔لیکن ''کیوں'' کا تعلق عقائد سے ہے اسلام انسان کی تشکیل کرتا ہے۔

اب جتنے چینل ہیں اتنی باتیں سنائی دیتی ہیں شریعت اسلامیہ ثوابت اور متغیرات ہیں۔کتنے ہی اختلافات ہوجائیں ثوابت تبدیل نہیں ہوتے دستور، آئین اور اسلامی احکامات میں تبدیلی ممکن نہیں۔مسلمان اس کے لیے پہرہ دیتے ہیں۔اور جان کا نذرانہ دینا فخر سمجھتے ہیں۔ لیکن بعض ناعاقبت اندیش لوگوں نے ہمارے آئین کو غیر اسلامی قرار دیکر اس کے خلاف مہم چلائی خصوصاً فوج کے خلاف اقدامات اٹھائے۔

ان حالات میں یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ قوم کے اندر سے ایسا بیانیہ منظر عام پر آئے تاکہ پوری قوم اکٹھی ہو لہٰذا دہشت گردوں کے بیانیے اور مغرب کے پروپیگنڈے کے بعد علماء کرام نے یہ ضرورت شدت سے محسوس کی کہ اس کا بہترین جواب آنا چاہیے۔لہٰذا اس کی ابتداء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

2002ء میں ہوئی۔ اوران میں پیش پیش مولانا یٰسین ظفر صاحب جیسے بیدار مغز اور حالات کی نبض پر ہاتھ رکھنے والے لوگوں نے شروعات کیں اور مختلف پروگرامز اجلاسوں کانفرنسوں میں ایک قومی بیانیے کی ضرورت کا احساس دلایا۔ جس سے ہمارا نوجوان متاثر ہوا۔ اور ان میں شدت پسندی کم ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں علماء کرام ایک سٹیج پر جمع ہوئے۔ اورانہوں نے نہایت عرق ریزی سے یہ کارنامہ سرانجام دیا۔

اس بیانیے کو حتمی شکل دینے کے لیے پاکستان کے دو معتبر ادارے پیش پیش رہے۔ ان میں سے ایک ادارہ تحقیقات اسلامی ہے جس کی بنیاد لاہور میں 1948ء میں رکھی گئی جس کے پہلے سربراہ علامہ محمد اسد مقرر ہوئے۔ یہ ادارہ زیادہ فعال نہ ہوسکا۔ لیکن بعد میں اسے اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے تحت کر دیا گیا۔ جہاں اس کی فعالیت میں بہت اضافہ ہوا۔ (2) دوسرا ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل بنایا۔ 1956ء کے دستور میں قرآن وسنت کی تشکیل جدید کے لئے اسے قانونی حیثیت دی گئی۔ ان دونوں اداروں نے اس بیانیے کی نہ صرف توثیق کی بلکہ اس کی اشاعت میں بھی بڑا کردار ادا کیا (3) ہائر ایجوکیشن کمیشن اور تمام یونیورسٹیوں کے اسلامی سکالرز نے اس میں اپنا حصہ ڈالا۔ (4) بلاشبہ اس بیانیہ کے اصل خالق اتحاد و تنظیمات مدارس کے قائدین اور زعماء ہیں۔ جنہوں نے اسے مرتب کرنے میں اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کیں۔

اس بیانیے کے چند اہم نکات یہ اسلامی ضابطہ حیات کا تذکرہ ہے جبکہ قیام پاکستان کا پس منظر بیان کیا گیا ہے۔ پاکستانی معاشرے کی تشکیل جدید کے لیے طریقہ کار کو واضح کیا ہے۔

قرآن حکیم نے قوموں کے عروج و زوال کے اسباب بیان کیے جیسے ممتاز مفکر ابن خلدون نے بھی ذکر کیا اس کا ذکر اور اس کے سدباب کا تذکرہ موجود ہے۔ پاکستان اپنی معاشی ضرورتوں کے لیے اگرچہ دنیا سے مدد مانگ رہا ہے لیکن ''پیغام پاکستان'' ایسا بیانیہ ہے کہ دنیا اب قیام امن کے لیے ہم سے مدد مانگ رہی ہے۔

اس عظیم الشان قومی بیانیہ کا ماخذ قرآن کریم اور حدیث نبوی کے ساتھ دستور اور آئین ہے۔ ریاست پاکستان علماء سکالرز اور عوام سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس کی تشہیر میں مدد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیں۔ اور قوم کو باور کرائیں۔

کہ فکری میدان میں ہمیں دوسروں سے رہنمائی کی ضرورت نہیں۔

ہم خود کفیل ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ تمام وفاق جامعہ سلفیہ جیسے موقر ادارے پاکستان کے ممتاز مرد اور خواتین سکالرز غیر مسلم مذہبی پیشواؤں اور عالمی شخصیات جن میں امام کعبہ، مفتی جامعہ الازہر، مفتی اردن، مفتی تھائی لینڈ نے اس کی توثیق کی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ پندرہ زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے اور اب تک 500 علماء کرام اس کی توثیق کر چکے ہیں "پیغام پاکستان" کے آخر میں متفقہ فتویٰ بھی ہے۔ یہ ریاست پاکستان کی طرف سے جاری ہوا ہے۔ اور اس پر صدر مملکت کے دستخط ہیں۔

اس میں بتایا گیا اسلام اور جمہوریت کیا ہے۔ اور قرآن وحدیث پاکستان کا سپریم لا ہے۔ پاکستان کو اسلامی ریاست اور معاشرے کو مسلم صالح بنانے کے لیے طریقہ کار کیا ہے۔ یہ بیانیہ ہم نے اس ملک کے لیے جاری کیا۔ جس میں ان لوگوں کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ جنہوں نے وطن عزیز کے لیے قربانیاں دیں ہاتھ پاؤں سے معذور ہوئے [illegible] تے ہیں۔

اس میں یہ مطالبہ بھی شامل ہے کہ ناموس رسالت، ناموس اہل بیت ناموس صحابہ کرام کے بارے جو قوانین ہیں۔ ان کو نافذ کیا جائے۔ جہاں اداروں میں خرابیاں ہیں ان کو ٹھیک کریں۔ پولیس کے محکمے سے توقع ہے کہ وہ اپنی اصلاح کریں فرقہ پرستی تکفیری، گستاخ رسولؐ کے خلاف واضح پالیسی اختیار کی جائے اور ریاست اپنا حق استعمال کرے۔

فکری اختلاف زندہ قوموں کا اعزاز ہے۔ لیکن اگر یہ فرقہ پرستی بن جائے تو مشکل پیش آتی ہے۔ جیسا کہ ہم سب نے مختلف لباس، مختلف رنگوں میں پہنا ہے۔ یہ اچھا اور بھلا لگتا ہے۔ یہ آج کے ذوق کا ترجمان ہے۔ اسی طرح قرآن وحدیث اصل ماخذ اور بنیاد ہیں۔ لیکن فہم کے اختلاف نے اس اختلاف کو تنوع میں تقسیم کر دیا ہے۔

اس بیانیے میں خواتین کے حقوق کی بات بھی کی گئی ہے اور ان محروم طبقوں کا ذکر بھی

© [redacted]

© rasailojaraid.com

موجود ہے۔ "پیغام پاکستان" ایک عظیم کارنامہ ہے۔ یہ وہ روشنی ہے جو اندھیرے میں بھی جل سکتا ہے۔

جگنو کو راستہ معلوم ہونا چاہیے

اختتامی کلمات میں ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السلفیہ چودھری یٰسین ظفر نے معزز مہمانان گرامی اور تمام شرکاء کو خوش آمدید کہا اور ان سب کا شکریہ ادا کیا جو پروگرام میں تشریف لائے۔ انہوں نے کہا کہ "پیغام پاکستان" ایک تاریخی دستاویز ہے قرارداد پاکستان کے بعد یہ دوسری دستاویز ہے جس پر تمام مکاتب فکر کے علماء نے اتفاق کیا۔ اور اسے قومی بیانیہ قرار دیا۔ مدیر وفاق جناب مولانا محمد یونس نے بھی پروگرام کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ قیام پاکستان کا مطلب بہت واضح ہے اس میں کوئی ابہام نہیں۔ لیکن بعض بے دین لوگ اس میں شکوک وشبہات پیدا کر رہے ہیں "پیغام پاکستان" نے ان کی غلط فہمیوں کو دور کر دیا اور دوٹوک الفاظ میں قیام پاکستان کے مقاصد کو واضح کر دیا۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کی تمام طبقوں میں تشہیر ہو۔ اور ریاست اس پر عمل کرے۔ اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ قرارداد مقاصد کی طرح اسے بھی قانون کا حصہ بنا دیا جائے۔

[redacted]

کتاب وسنت کی تبلیغ کرتے رہے۔ مفسر قرآن مولانا عبدالرشید حنیفؒ کے بعد تقریباً دس سال مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ضلعی ونگ کے میر کارواں رہے۔ جبکہ وفاقی ونگ کے نائب امیر تھے۔ اس کے علاوہ ضلعی بیت المال سے کئی بیوہ اور یتیموں و دیگر مستحقین کیساتھ بلا کسی تفریق کے تعاون فرماتے۔ جھنگ ایک ایسا شہر ہے جو دو آبہ کے کنارے آباد ہے۔ سیلابی طغیانی کے باعث کئی لوگوں کے گھر تباہ ہو جاتے مولانا موصوف بنفس نفیس متاثرہ علاقوں میں تشریف لے جاتے ان کی خدمت کرتے حال احوال دریافت کرتے اور ممکنہ حد تک ان کو سہولیات بہم پہنچاتے۔

وفات : مولنا موصوف 5 ستمبر 2018 کو جنرل ہسپتال لاہور میں فوت ہوئے دوسرے دن نماز جنازہ دوپہر دو بجے اسلامیہ سکول جھنگ کی وسیع گراؤنڈ میں قائد اہل حدیث پروفیسر ساجد میر نے پڑھائی۔ ملک بھر سے احباب نے بھرپور شرکت کی۔ ہزاروں سوگواروں کی موجودگی سرگودھا روڈ جھنگ سٹی کے فتح دریا قبرستان میں دفن کر دئے گئے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ

© rasailojaraid.com